سوال

(309) خاوند کے گم ہوجانے پر عدت؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ میرا خاوند عرصہ ۸ سال سے غائب ہے وہ نشہ کرتا تھا، اس کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا ہے اس کے وارثوں سے بھی پتہ کروایا وہ کہتے ہیں کہ اس کا کوئی پتہ نہیں۔ میرے ۳چھوٹے بچے ہیں۔ بچوں کی پرورش کا مسئلہ ہے اس لئے میں نکاح کرنا چاہتی ہوں لہٰذا مجھے شرعی فتویٰ چاہیے؟ (سائلہ: شمیم اختر بشیر احمد بٹ بھٹو کالونی گلی نمبر ۸ کوارٹر اے جویانوالہ موڑ ضلع شیخوپورہ بذریعہ محمد الیاس ولد بشیر احمد مذکور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ سائلہ مسمات شمیم اختر دختر بشیر احمد بٹ چار ماہ دس دن کی عدت گزار کر اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ جیسا کہ:

ا: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ حسب ذیل ہے۔

(وَعَنْ عُمَرَ-رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ-فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ تتَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا   أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ) (۲: سبل السلام شرح بلوغ المرام: جلد۳ص۲۰۸،۲۰۷)

"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس عورت کا شوہر گم ہوجائے (اور اس کا کچھ پتہ نہ چلے کہ زندہ ہے یا مرگیا اور کہاں ہے) تو ایسی عورت اس کا چار برس انتظار کرے چار برس گزرنے پر پھر عدت وفات چار ماہ دس دن پورے کرے، پھر جہاں چاہے شریعت کے مطابق اپنا نکاح کرالے۔

(وَلَهُ طُرُقٌ أُخْرَى   وَفِيهِ قِصَّةٌ أَخْرَجَهَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِسَنَدِهِ فِي الْفَقِيدِ الَّذِي فُقِدَ قَالَ دَخَلْت الشِّعْبَ فَاسْتَهْوَتْنِي الْجِنُّ فَمَكَثْت أَرْبَعَ سِنِينَ فَأَتَتْ امْرَأَتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَأَمَرَهَا أَنْ تَرَبَّصَ أَرْبَعَ سِنِينَ مِنْ حِينِ رَفَعَتْ أَمْرَهَا إلَيْهِ ثُمَّ دَعَا وَلِيَّهُ أَيْ وَلِيَّ الْفَقِيدِ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ أَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ جِئْت بَعْدَمَا تَزَوَّجَتْ فَخَيَّرَنِي عُمَرُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّدَاقِ الَّذِي أَصْدَقْتهَا) (۳: سبل السلام وبلوغ المرام ج۳ص۲۰۸)

ایک آدمی کہتا ہے کہ مجھ کو جن نے پاگل بنا کر چار برس روک رکھا ہے۔ اتنے میں میری بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا کہ میرے خاوند کو گم ہوئے چار برس ہوگئے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ چار برس انتظار کے بعد چار ماہ دس دن کی عدت، یعنی بیوگی کی عدت گزار کر اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ میں جب رہا ہو کر واپس آیا تو وہ نکاح کر چکی تھی تو حضرت عمر نے مجھے بعد والے شوہر کا مہر واپس کر کے بیوی کو لوٹا لینے کا اختیار دے دیا۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ چار برس کی انتظار حاکم کے فیصلہ کے بعد شروع ہوگی یا پہلی مدت چار

برس ہی کافی ہے تو بعض مقتیوں کے نزدیک حاکم کے فیصلہ سے پہلے اگر شوہر کی گم شدگی پر چار برس کی مدت پوری ہوچکی ہو تو پھر مزید چار برس کی انتظار کی ضرورت نہیں ۔ فیصلے کے بعد صرف چاارماہ دس دن ایام بیوگی کی عدت گزارنی ہی کافی ہے ۔ موطا امام مالک میں ہے :

(عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ أَيْنَ هُوَ؟ فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ أَرْبَعَ سِنِينَ، ثُمَّ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ» (۱ : فتاویٰ اهل حدیث ج ۲ ص ۵۳۸)

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جس عورت کا خاوند گم ہوجائے اور معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے تو جس روز سے اس کو خبر بند ہوئی چار برس تک عورت انتظار کرے ، بعد چار برس کے چار مہینے دس دن عدت گزار کر چاہے تو دوسرا نکاح کرے ۔ اگر گم ہوئے چار سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہوچکا ہو تو چار سال عدت گزارنے کی ضرورت نہیں ۔ (حافظ محمد عبداللہ روپڑی فتاویٰ روپڑیہ (اھلحدیث) ج ۲ ص ۵۳۸)

(وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : «أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا») (۲ : رواه الدار قطنی نیل الاوطار ج ۶ ص ۳۲۱)

باب اثبات الفرقة اذا تعذرت النفقة : حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شوہر اپنی بیوی کو نان و نفقہ ، یعنی خرچ مہیا کرنے سے عاجز ہو تو ان کے درمیان تفریق ، یعنی جدائی کر وادی جائے ۔

ان احادیث اور فتاویٰ کے مطابق مسمات شمیم اختر چار ماہ دس دن کی عدت گزار کر اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکتی ہے ۔ کیونکہ بشرط صحت سوال اس کے خاوند کو گم ہوئے آٹھ برس ہوچکے ہیں گویا وہ آج مرچکا ہے ،اب بیوگی کی عدت گزارنی ضروری ہے یہ اس بی بی کی بنیادی ضرورت ہے مزید یہ کہ جب صرف خرچ مہیا نہ کرنے پر جب حدیث کے مطابق تفریق جائز ہے تو اس کا شوہر تو آٹھ برس سے گم چلا آرہا ہے ۔ تو یہ بی بی اور زیادہ مستحق ہے ۔ مجاز اتھارٹی سے توثیق اور اجازت کے بعد اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکتی ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حافظ عبدالقادر روپڑی کا فتویٰ ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی کاروائی کا ہر گز ذمہ دار نہ ہوگا

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص754

محدث فتویٰ